خدا کے عظیم خادم

بلی گراہم

(7 نومبر 1918ء تا 21 فروری 2018ء)

کی زندگی، خدمت اور کارہائے نمایاں پر مبنی ایک معلوماتی کتابچہ

بطورِ خراجِ تحسین

(اردو زبان میں)

تحریر و تالیف

استیفن رضا

فہرستِ عنوانات

پیش لفظ

دنیا کی تاریخ پر کئی شخصیات نے انمٹ نقوش مرتب کئے ہیں جن میں سے بلی گراہم بھی دورِ حاضر کی نامور اور اہم ترین شخصیات میں سے ایک ہیں۔ ڈاکٹر بلی گراہم کے نام سے کون واقف نہیں۔ مجھے خود بھی اچھی طرح یاد ہے کہ اپنے بچپن کے زمانے میں جب انٹرنیٹ اور عالمی میڈیا تک رسائی کی کوئی صورت بھی نہیں تھی یعنی لگ بھگ دو تین عشرے پہلے ہی میرے کان ڈاکٹر بلی گراہم کے نام سے مانوس ہو چکے تھے کیونکہ مختلف خادموں کی زبان سے ہم سنا کرتے تھے کہ بلی گراہم نامی کوئی عظیم خادم اس دنیا میں موجود ہے جس کے اقوال کا مختلف خادمین حوالہ دیا کرتے تھے اور ان کی کہی ہوئی بات کو آج بھی سند مانا جاتا ہے۔

چند حقائق

۱۔ بلی گراہم کا پورا نام "ولیم فرینکلن 'بلی' گراہم جونیئر تھا۔

۲۔ آپ 7 نومبر 1918ء کو امریکی ریاست نارتھ کیرولینا کے شہر شارلٹ میں پیدا ہوئے اور ایک ڈیری فارم پر آپ کی پرورش ہوئی۔

۳۔ آپ کے والد کا نام ولیم فرینکلن سینئر (وفات: 1962) تھا اور والدہ کا نام مورو کوفی گراہم (وفات: 1981) تھا۔ آپ کے والدین پریسبیٹیرین کلیسیا سے تعلق رکھتے تھے لیکن بلی گراہم بتاتے ہیں کہ بچپن میں وہ چرچ جانے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔

۴۔ بلی گراہم کی اہلیہ کا نام روتھ میک کیو بیل تھا۔ آپ 1943 میں پیدا ہوئی تھیں (وفات: 2007)۔

۵۔ بلی گراہم کے پانچ بچے ہیں جن میں سے تین بڑی بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔

۶۔ آپ نے 1940 میں فلوریڈا بائبل انسٹیٹیوٹ (جو کہ اب ٹرینیٹی کالج آف فلوریڈا کے نام سے مشہور ہے) سے گریجوایشن کی۔ اور 1943 میں وہیٹن کالج سے بی اے کیا۔

۷۔ آپ 1939 میں باقاعدہ طور پر پینی ایل بپٹسٹ چرچ کے پاسبان مقرر ہوئے۔

۸۔ آپ بپٹسٹ فرقے سے تعلق رکھتے تھے لیکن تمام قوموں، فرقوں اور مذاہب کے لوگ ان کے ساتھ گہری عقیدت رکھتے تھے۔

۹۔ گیلپ سروے نے آپ کو پچاس سے زائد مرتبہ "دنیا کے دس قابلِ تعریف انسان" کی فہرست میں شامل کیا۔

۱۰۔ آپ ہیری ٹرومین سے لے کر باراک اوباما تک تمام امریکی صدور کے قریبی دوست اور مشیر رہے۔

۱۱۔ آپ نے 185 سے زائد ممالک میں دو ارب سے زائد لوگوں کو انجیل کا پیغام سنایا۔

۱۲۔ بلی گراہم دماغ میں مائع بھر جانے کے مرض، سینے کے کینسر اور پارکنسنز بیماری (فالج) میں مبتلا تھے۔ لیکن وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ان کی بیماریاں انھیں خدا کے زیادہ قریب لے لاتی ہیں۔

۱۳۔ بلی گراہم کے ہر پیغام کا مرکز مسیح میں گناہوں سے آزادی اور معافی ہوتا تھا اور ان کا ہر پیغام آج بھی اسی طرح مؤثر، سحر انگیز اور موزوں ہے۔ ان کے ہر پیغام پر "بائبل فرماتی ہے" کی گہری چھاپ ہوتی تھی۔

۱۴۔ ان کے قریبی دوستوں میں مشہور شخصیات، سیاست دان، کھلاڑی اور مارٹن لوتھر، بونو، محمد علی، جانی کیش، لیری کنگ وغیرہ جیسے لوگ شامل تھے۔

۱۵۔ آپ کی خدمت کا کل عرصہ ستر سالوں پر محیط ہے۔

۱۶۔ ولیم مارٹن نے بلی گراہم کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اپنی کتاب "A Prophet with Honor: The Billy Graham Story" میں لکھا تھا کہ "وہ اپنے زمانے میں اعلیٰ ترین پائے کے مذہبی رہنما تھے۔ ایک یا دو پوپ صاحبان یا شاید تاریخ میں ایک یا دو لوگوں کے علاوہ کسی کو وہ کامیابی و کامرانی حاصل نہیں ہوئی جو جناب بلی گراہم کو خدا نے عطا کی تھی"۔

۱۷۔ شروع شروع میں انھوں نے سیاسی بیانات دینا شروع کئے لیکن بے جا تنقید دیکھ کر انھوں نے صرف اور صرف انجیل کی منادی کو اپنا شعار بنایا۔

۱۸۔ "ان کی وفات پر موجودہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یہ ٹویٹ کیا: "عظیم بلی گراہم وفات پا گئے ہیں۔ ان جیسا اور کوئی نہیں تھا! سب مسیحی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی انھیں ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ وہ نہایت خاص انسان تھے"۔

۱۹۔ بلی گراہم کو یہ عادت تھی کہ وہ اسٹیج پر چل پھر کر اور بائبل کو ہوا میں لہرا لہرا کر یسوع مسیح کو انسانی مسائل کے واحد حل کے طور پر پیش کیا کرتے تھے۔

۲۰۔ ان کے تند و تیز اندازِ بیاں کو دیکھ کر انھیں "خدا کی مشین گن" کا نام دیا گیا۔

۲۱۔ 1999 میں انھوں نے اپنی ایک خود نوشت تحریر کی جس کا نام تھا "میں ایسا ہی ہوں" (Just As I am)۔

۲۲۔ بیس سال کی عمر میں فلوریڈا بائبل انسٹیٹیوٹ کی ہری گھاس پر چہل قدمی کرتے ہوئے انھیں اپنے اندر خدمت کی بلاہٹ محسوس ہوئی جس کے بعد انھوں نے اپنی زندگی کا انجیل کی منادی کرنے کے لئے وقف کر دیا۔ اپنی بلاہٹ کے حوالے سے وہ بتایا کرتے تھے کہ انھیں آسمان سے

کوئی آواز سنائی نہیں دی تھی اور نہ ہی کوئی اور نشان دکھائی دیا تھا۔ لیکن اپنی روح میں انھوں نے خدمت کی بلاہٹ کو محسوس کیا اور اس بلاہٹ کے جواب میں اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

۲۳۔ 1940 کے عشرے میں ریورنڈ بلی گراہم نے اپنی ٹیم کے ہمراہ سکینڈلز اور تنازعات کی بدنامی سے بچنے کے لئے چند قوانین مرتب کئے جنہیں "Modesto Manifesto" یعنی "نیک نامی کا منشور" نام دیا۔ اس منشور کو تشکیل دینے کا مقصد یہ تھا کہ دنیا بھر میں سفر کرنے کے دوران وہ اپنے آپ کو برائی اور رسوائی سے محفوظ رکھ سکیں۔ ان چار اصولوں میں سے ایک اصول یہ تھا کہ وہ کہیں بھی اور کسی بھی موقعے پر اپنی بیوی کے علاوہ کسی خاتون کے ساتھ تنہائی میں کوئی بات، ملاقات یا گفتگو نہیں کرینگے۔ اسے "بلی گراہم کا اصول" کہا جاتا ہے اور امریکی وائس پریذیڈنٹ مائیک پینس کی طرح کئی دیگر نامور شخصیات نے بھی اس اصول کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔

۲۴۔ بلی گراہم نے اپنی پوری زندگی میں 417 بڑے کروسیڈز منعقد کئے اور ان میں کلام سنایا۔

۲۵۔ ان کی عبادات میں لوگوں کے جوق در جوق شریک ہونے کی ایک بڑی وجہ نامور شخصیات کی موجودگی تھی۔

۲۶۔ ان کا سب سے بڑا کروسیڈ 1973 میں ساؤتھ کوریا کے شہر سیول میں منعقد کیا گیا جس میں تیس لاکھ سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ آخری دن کی عبادت میں گیارہ لاکھ لوگ شریک ہوئے جن میں سے پچھتر ہزار لوگوں نے اپنی زندگیاں خداوند یسوع کے نام کیں۔

۲۷۔ 7 نومبر 2017 کو جب ان کی 99 ویں سالگرہ منائی گئی تو اس موقع پر ان کے خاندان اور ٹیم کی طرف سے سال بھر خوشیاں منانے کا اعلان کیا گیا تھا جن کا اختتام ان کی 100 ویں سالگرہ پر 7 نومبر 2018 کو ہونا تھا لیکن اسی دوران 21 فروری 2018 کو بلی گراہم دنیا سے کوچ کر گئے۔

۲۸۔ مشہورِ زمانہ "ٹائم میگزین" نے بلی گراہم کو جدید بشارتی خدمت کا بانی قرار دیا ہے۔

۲۹۔ ڈاکٹر بلی گراہم امریکی تاریخ کے چوتھے پرائیویٹ / غیر سرکاری شخص ہیں جن کے تابوت کو امریکی دارالحکومت میں لاکر دو دن تک انھیں سرکاری سطح پر خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔

۳۰۔ بلی گراہم نے کبھی کسی کلیسیا کی بنیاد نہیں رکھی اور آج دنیا میں کہیں پر بھی بلی گراہم کی قائم کردہ کوئی کلیسیا موجود نہیں کیونکہ وہ خود بھی کبھی پاسٹر یا پاسبان نہیں کہتے تھے بلکہ صرف خادم کہا کرتے تھے کیونکہ ان کی عبادات میں کبھی کسی مخصوص طبقے یا تعداد میں لوگ نہیں آتے تھے۔ انھوں نے صرف "بلی گراہم ایونجلسٹک ایسوسی ایشن" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی۔

سوانح حیات

بلی گراہم ایک امریکی مبشرِ انجیل اور سدرن بپٹسٹ کلیسیا سے تعلق رکھنے والے پادری تھے جنہیں 1949ء کے بعد بین الاقوامی پذیرائی حاصل ہوئی۔ انھیں بیسویں صدی کے بااثر ترین پادریوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ بڑے بڑے اجتماعات میں واعظ کرتے تھے اور آپ کے پیغامات ریڈیو اور ٹی وی پر نشر کئے جاتے تھے اور آج اکیسویں صدی میں بھی ان کے کلاسیکی پیغامات کو نشر مکرر میں بار بار سنا اور پیش کیا جاتا ہے۔ آپ نے اپنے پیغامات کے ذریعے چھ دہائیوں تک مسیحی ٹی وی چینلوں پر راج کیا۔ آپ ہر سال " بلی گراہم کروسیڈ" کے نام سے ایک سالانہ اجتماع منعقد کیا کرتے تھے اور اس سلسلے کا آغاز 1947 میں ہوا جو 2005 تک جاری رہا کیونکہ اس کے بعد آپ نے خدمت کے عملی میدان کو باضابطہ طور پر خیر باد کہہ دیا تھا۔ آپ 1950ء سے 1954 تک ایک معروف ریڈیو پروگرام " دی آور آف ڈیسیژن (فیصلے کی گھڑی)" کی میزبانی بھی کرتے رہے۔ آپ نسلی بنیادوں پر قائم کی جانے والی دھڑے بندیوں کے خلاف تھے۔ انھوں نے اپنے مذہبی اثر و رسوخ اور مقاصد کو بروئے کار لاتے ہوئے بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں بڑی تبدیلیاں پیدا کیں اور انھیں دنیا کے ہم عصر سیکولر نقطۂ نظر کو بائبل کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں بھی مدد فراہم کی۔ بلی گراہم نے 185 ممالک کا سفر کیا، متعدد اجتماعات کے ذریعہ سے براہِ راست لگ بھگ بائیس کروڑ لوگوں تک جبکہ ٹیلیویژن، ویڈیو، فلم اور انٹرنیٹ کی مدد سے بھی کئی کروڑ اور لوگوں تک بھی انجیل کا پیغام پہنچایا۔

بلی گراہم کئی امریکی صدور کے روحانی مشیر بھی رہے اور ہیری ٹرومین سے لے کر باراک اوباما تک (بارہ صدور) نے ہر قدم پر روحانی مشاورت کے لئے بلی گراہم سے رہنمائی حاصل کی۔ انھوں نے اپنے بشارتی اجتماعات میں نسلی تفریق کے خاتمے پر کھل کر منادی کی اور 1957 میں مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کو نیویارک سٹی میں منعقد ہونے والے کروسیڈ میں منادی کرنے کی غرض سے مدعو بھی کیا تھا۔ 1960 میں جب مارٹن لوتھر جونیئر کو اپنے جلسے جلوسوں کی وجہ سے جیل میں ڈالا گیا تھا تو بلی گراہم نے ہی ان کی ضمانت کرائی تھی۔

بلی گراہم نے ذرائع ابلاغ کے مختلف شعبہ جات کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا اور انجیل کے پیغام کی ہر ممکن ذریعے سے نشر و اشاعت کرتے رہے۔ ان کے اسٹاف رکن نے بتایا کہ بلی گراہم کے کروسیڈز کے بعد دفتر میں آنے والی ڈاک میں تین کروڑ بیس لاکھ کے قریب خطوط کے ذریعہ سے خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرنے کی تصدیق کی گئی۔ 2008 میں اندازہ لگایا گیا کہ بلی گراہم نے اپنی ساری زندگی میں کم و بیش کل دو ارب سے زائد لوگوں تک انجیل کا پیغام پہنچایا تھا۔ بلی گراہم نے اپنے کروسیڈز کے ذریعہ سے مسیحی تاریخ کے کسی بھی مبلغ سے زیادہ حاضرین کے سامنے براہِ راست انجیل کی منادی کی تھی۔

گیلپ سروے میں متعدد بار بلی گراہم کا نام بااثر لوگوں میں سرِ فہرست رہ چکا ہے اور 1955 سے لے کر لگاتار وہ 60 مرتبہ اس فہرست میں شامل رہ چکے ہیں جو کہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے کیونکہ دنیا میں یہ اعزاز کسی بھی اور شخص کو حاصل نہیں ہوا۔

ابتدائی زندگی

ولیم فرینکلن گراہم جونیئر 7 نومبر 1918 کو پیدا ہوئے تھے۔ ان کی والدہ کا نام مورو (Morrow) جبکہ باپ کا نام ولیم فرینکلن گراہم سینئر تھا۔ آپ چار بچوں میں سب سے بڑے تھے جن میں دو بہنیں اور ایک بھائی شامل تھا۔ آپ کی پرورش امریکی ریاست نارتھ کیرولینا کے شہر شارلٹ کے نزدیک ایک ڈیری فارم پر ہوئی۔ 1927 میں جب آپ آٹھ برس کے ہوئے تو آپ کا خاندان لکڑی کے گھر سے پختہ اینٹوں کے گھر میں منتقل ہو گیا۔ آپ کی روحانی پرورش اے آر پی چرچ (Associate Reformed Presbyterian Church) میں ہوئی تھی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم شیرن گرامر اسکول (Sharon Grammar School) سے حاصل کی۔ انھیں بچپن ہی سے کتابیں پڑھنے کا لگاؤ تھا اور آپ کو لڑکوں کے ناول خاص طور پر ٹارزن کی کہانیاں بہت پسند تھیں۔ ٹارزن کی طرح آپ بھی درختوں پر چڑھنے میں ماہر تھے اور ٹارزن کی مشہور آواز بھی نکالتے تھے جسے سن کر اکثر گھوڑے بدک جایا کرتے تھے اور گھوڑوں کے کوچوان بھی ڈر جایا کرتے تھے۔ ان کے باپ کا خیال تھا کہ ان کی اسی بلند آواز میں چیخنے کی عادت نے انھیں پادری بنا دیا تھا۔ 1933 میں جب ان کی عمر چودہ برس ہوئی تو اس وقت ریاستہائے متحدہ امریکہ میں شراب نوشی پر لگی پابندی ختم کر دی گئی اور کہا جاتا ہے کہ بلی گراہم کے باپ نے انھیں اور ان کی بہن کیتھرین کو زبردستی اتنی شراب پلائی یہ دونوں بچے بیمار پڑ گئے۔ اس بیماری سے تندرست ہونے کے بعد دونوں بہن بھائیوں نے شراب اور منشیات سے زندگی بھر کے لئے توبہ کر لی۔

جب بلی گراہم کو بے حد" دنیادار آدمی" کہہ کر مقامی یوتھ گروپ نے ممبر شپ دینے انکار کر دیا تو بلی گراہم کے فارم ہاؤس کے ایک ملازم نے انھیں مبشرِ انجیل مردکائی حام (Mordecai Ham) سے ملاقات کرنے پر قائل کیا۔ بلی گراہم اپنی خود نوشت میں لکھتے ہیں کہ شارلٹ شہر میں مبشر حام کے منعقد ہونے والے بشارتی اجتماعات میں انھوں نے 16 برس کی عمر میں خداوند یسوع کو قبول کیا جس کے بعد ان کی کایا پلٹ گئی۔

مئی 1936 میں، شیرن ہائی اسکول سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد بلی گراہم نے بوب جانز کالج (Bob Jones College) میں داخلہ لے لیا جو کہ امریکی ریاست ٹینیسی (Tennessee) کے شہر کلیولینڈ (Cleveland) میں واقع ہے۔ پہلے ہی سمسٹر کے بعد انھیں معلوم ہو گیا کہ یہ کالج اپنے نصاب اور قواعد و ضوابط اعتبار سے نہایت ہی ضابطہ پرست ہے۔ اس وقت آپ ایسٹ پورٹ بائبل چرچ کے پاسبان چارلے ینگ سے بہت متاثر ہوئے۔ آپ کی نصابی سرگرمیوں میں دلچسپی نہ ہونے کے باعث کالج انتظامیہ نے آپ کا نام خارج کر دیا مگر بوب جانز سینئر نے انھیں نصیحت کرتے ہوئے یہ کہا کہ:"تمہارے لئے بہترین یہی ہے کہ تم غریب دیہاتی لوگوں میں جا کر بپٹسٹ فرقے کے پادری بن جاؤ اور جھونپڑی باسیوں کا کلام سنایا کرو ---۔ تمہاری آواز میں کشش ہے۔ خدا تمہاری آواز کو وسیع پیمانے پر استعمال کر سکتا ہے۔"

1937 میں بلی گراہم فلوریڈا بائبل انسٹیٹیوٹ میں تشریف لے گئے۔ اس سال آپ نے طالب علمی کے زمانے میں اپنی زندگی کا پہلا واعظ فلوریڈا میں واقع بوسٹوک بپٹسٹ چرچ (Bostwick Baptist Church) میں پیش کیا۔ بلی گراہم اپنی خود نوشت میں لکھتے ہیں کہ مجھے اسی انسٹیٹیوٹ کے کیمپس سے ملحقہ گولف کلب کی ہری ہری گھاس پر چہل قدمی کرتے ہوئے خدمت کی بلاہٹ ملی تھی۔ بعد ازاں اسی جگہ پر ریورنڈ بلی گراہم میموریل پارک بنا دیا گیا جو کہ اس دریا کے عین قریب واقع ہے جس کو بلی گراہم اپنی چپو کشتی کی مدد سے پار کیا کرتے تھے اور پھر دریا کی دوسری طرف موجود جنگل میں جا کر پرندوں، مگرمچھوں اور درختوں کو کلام سنایا کرتے تھے۔ 1939 میں فلوریڈا کے سدرن بپٹسٹ چرچ کی جانب سے انھیں پینی ایل بپٹسٹ چرچ کا پادری مقرر کر دیا گیا۔ 1943 میں بلی گراہم نے امریکی ریاست ایلی نائے کے شہر وہیٹن میں موجود وہیٹن کالج (Wheaton College) سے علم البشریات رعلم الانسان (anthropology) کی ڈگری حاصل کی۔ اسی وہیٹن کالج میں ہی بلی گراہم نے بائبل مقدس کو خدا کے لاتبدیل کلام کے طور پر قبول کرنے کا فیصلہ کیا اور آج اس مقام پر ایک یادگاری تختی نصب کی گئی ہے۔

ازدواجی زندگی

13 اگست 1943 میں بلی گراہم نے وہیٹن کالج میں پڑھنے والی اپنی کلاس فیلو روتھ بیل گراہم سے شادی کی۔

روتھ بیل گراہم (اہلیہ)

ڈاکٹر بلی گراہم کی اہلیہ کا نام روتھ بیل گراہم تھا۔ ان کی پیدائش چین کے شہر چنگ جیانگ میں 10 جون 1920 کو ہوئی تھی۔ ان کا پیدائشی نام روتھ میک کیو بیل تھا۔ ان کے والدین ڈاکٹر اینڈ مسز ایل نیلسن بیل میڈیکل مشنریز تھے جو کہ شنگھائی میں واقع پریسبیٹیرین ہسپتال میں طبی خدمات انجام دیتے تھے۔ اس طرح ان کی ابتدائی پرورش ہی ایسے ماحول میں ہوئی تھی جہاں یسوع مسیح کی انجیل کی خاطر اپنے گھر بار کو چھوڑ کر اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر انسانیت کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ اپنے والدین کو دیکھتے ہوئے وہ بھی مشنری خادمہ بننے کا عزم رکھتی تھیں۔

13 برس کی عمر میں روتھ کو ایک بورڈنگ اسکول میں بھیج دیا گیا جہاں انھوں نے تین سال تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے اپنے آبائی ملک امریکہ کی ریاست نارتھ کیرولینا میں منتقل ہو گئیں عین جہاں بلی گراہم رہتے تھے۔ 1937 میں روتھ گراہم نے وہیٹن کالج میں داخلہ لیا اور تین سال بعد ان کی ملاقات بلی گراہم سے ہوئی۔ یوں ان کے درمیان ایک دوسرے کو پسند کرنے کا جذبہ پروان چڑھنے لگا۔ ایک طرف روتھ مشنری خدمت انجام دینا چاہتی تھیں اور دوسری طرف بلی گراہم بشارتی خدمت کو اپنا نصب العین بنانا چاہتے تھے۔ تاہم بہت سی دعاؤں کے بعد روتھ گراہم نے بلی گراہم کا ساتھ دینے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ 13 اگست 1943 کو ان دونوں نے کالج سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد شادی کی۔

روتھ گراہم ساری زندگی ڈاکٹر بلی گراہم کی وفادار بیوی اور ان کے پانچ بچوں کی ماں رہیں۔ انھوں نے اپنے بچوں کی پرورش اس قدر عمدگی اور سلیقہ مندی سے کی کہ آج ان کے پانچوں بچے عالمی سطح کے قائدین ہیں۔ بلاشبہ، بلی گراہم کی ساری کامیابیوں کے پیچھے روتھ گراہم کا اہم کردار شامل تھا۔ وہ ہمیشہ بلی گراہم کے ساتھ جایا کرتی تھیں اور پیغامات کی تیاری سے لے کر ان کی اپنی تیاری کے تمام انتظامات کو اپنے ہاتھ سے انجام دیا کرتی تھیں۔ روتھ گراہم خود بھی ایک عمدہ شاعرہ اور مصنفہ تھیں اور انھوں نے خود بھی 14 کتابیں تصنیف کیں۔

اپنی شریک حیات کے حوالے سے ڈاکٹر بلی گراہم کا کہنا تھا کہ " خدمت سے متعلقہ تمام روحانی معاملات میں میری اہلیہ میری بہترین معاون ہے"۔ روتھ گراہم نے 14 جون 2007 کو 87 سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ ان دونوں کی ازدواجی رفاقت 64 سالوں پر محیط رہی۔

بلی گراہم اور روتھ گراہم کے پانچ بچے تھے جن کے نام یہ ہیں :

- ورجینیا لیفٹ وچ گراہم (پیدائش:1945)۔ آپ ایک مشہور مقرر اور مصنفہ ہیں۔
- این گراہم لوٹز (پیدائش:1948)۔ آپ اینجل منسٹریز چلاتی ہیں۔
- روتھ گراہم (پیدائش:1950)۔ آپ روتھ گراہم اینڈ فرینڈز کی بانی اور صدر ہیں اور پورے امریکہ اور کینیڈا میں کانفرنسز منعقد کراتی ہیں۔
- فرینکلن گراہم (پیدائش 1952)۔ آپ بلی گراہم ایونجلسٹک ایسوسی ایشن کے صدر ہیں اور سمیریٹنز پرس (Samaritan's Purse) کے بھی صدر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔

• نیلسن ایڈمین گراہم (پیدائش: 1958)۔ آپ ایسٹ گیٹس منسٹریز کے پاسبان ہیں جو کہ چین میں مسیحی لٹریچر تقسیم کرنے کا بین الاقوامی ادارہ ہے۔
بلی گراہم کے انیس (19) پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں اور آپ نے اپنے پڑپوتوں کو بھی اپنے گھٹنوں پر کھلایا ہے۔ آپ کے پوتوں اور نواسوں میں بھی تقریباً سب لوگ صفِ اول کے خادمین یا قائدین ہیں۔

ڈاکٹر بلی گراہم کی خدمت کا آغاز

کالج کے زمانے ہی میں بلی گراہم یونائیٹڈ گاسپل ٹیبرنیکل چرچ کے پاسبان مقرر ہو گئے اور ساتھ ہی ساتھ آپ جگہ بہ جگہ کلام کی منادی بھی کیا کرتے تھے۔ آپ نے کچھ عرصہ تک ریاست ایلی نوئے کے شہر ویسٹرن اسپرنگز کے فرسٹ بپٹسٹ چرچ میں بھی پاسبانی خدمت انجام دی۔ انھی دنوں ان کے ایک دوست ٹوری جانسن نے جو کہ ریاست شکاگو میں مڈویسٹ بائبل چرچ کے پاسبان تھے، بلی گراہم کو بتایا کہ ہم لوگ فنڈز کی کمی کے باعث اپنے ریڈیو پروگرام "Songs in th Night" کو بند کر رہے ہیں۔ بلی گراہم نے اپنی کلیسیاء کے اراکین سے مشورت کی اور اپنی جماعت کی جانب سے مالی مدد حاصل کرنے کے بعد آپ نے جانسن کے ریڈیو پروگرام کا خود بیڑہ اٹھالیا۔ 2 جنوری 1944 کو آپ نے ایک نئے ریڈیو پروگرام کی شروعات کی مگر اس کا نام Songs in the Night ہی رہنے دیا۔ ریڈیو پروگرام کا یہ سلسلہ کئی سال چلتا رہا۔ 1945 میں بلی گراہم نے مزید آگے بڑھنے کی جدوجہد شروع کر دی۔ 1947 میں جب آپ کی عمر 30 سال تھی، آپ کو نارتھ ویسٹرن بائبل کالج کا صدر بنا دیا گیا جس کے باعث آپ کو امریکہ کے سب کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کم عمر ترین صدر بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپ 1948 سے 1952 تک صدر کے عہدے پر تعینات رہے۔

بنیادی طور پر بلی گراہم کے دل میں اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں امریکی فوج میں شامل ہو کر فوجیوں کے درمیان چیپلین (فوجی پادری) کی ملازمت اختیار کروں مگر کمیشن میں اپلائی کرتے ہی آپ کو کنٹھ مالا (گلہڑ) کی بیماری لاحق ہو گئی۔ صحت یابی کے کچھ عرصے بعد ہی آپ کو یوتھ فار کرائسٹ کی جانب سے پہلے کل وقتی مبشرِ انجیل کے طور پر خدمت کرنے کا موقع ملا۔ یوتھ فار کرائسٹ کو ٹوری جانسن اور کینیڈین مبشرِ انجیل چارلس ٹیمپلٹن نے مل کر شروع کیا تھا۔ اس طرح بلی گراہم کو موقع میسر آگیا کہ آپ نے یوتھ فار کرائسٹ کے پلیٹ فارم سے پورے امریکہ اور یورپ میں دورے کرنے شروع کر دیئے۔

1949 میں بلی گراہم نے ریاست لاس اینجلس میں بیداری کی عبادات کا ایک سلسلہ شروع کرنے کی تاریخیں مقرر کر دیں جس کے لئے گاڑیاں کھڑی کرنے کے پارکنگ لاٹ میں سرکس کا تنبو بھی تان دیا گیا۔ اس اجتماع کو امریکی میڈیا نے کوریج دی۔ یہ عبادتی سلسلہ آٹھ ہفتوں تک جاری رہا حالانکہ صرف تین ہفتوں کی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ انھی عبادات کے ذریعہ سے بلی گراہم ایک قومی سطح کے مبشرِ انجیل بن کر ابھرے اور پورے میڈیا پر چھا گئے۔

بشارتی عبادات

1947 میں شروع ہونے والی یہ بشارتی عبادات کا دائرہ کار وسیع ہوتا گیا اور بلی گراہم نے چھ براعظموں کے ایک سو پچاسی ممالک میں جاکر چار سوسے زائد کروسیڈز منعقد کئے۔ 1947 کے پہلے کروسیڈ میں چھ ہزار لوگ آئے تھے اور تب بلی گراہم کی عمر اٹھائیس (28) برس تھی۔ انھوں نے اپنی بشارتی عبادات کو یروشلیم فتح کرنے والی انگلستانی فوجوں کے نام پر کروسیڈز کا نام دیا تھا۔ ان کے حاضرین کی تعداد بڑھتے بڑھتے آخرکار لاکھوں تک جا پہنچی اور ان کے ایک کروسیڈ میں پانچ ہزار لوگوں پر مشتمل کوائر پرستش کیا کرتی تھی۔ آپ ہمیشہ کلام کی منادی کرنے کے بعد لوگوں کو توبہ کرنے کی دعوت دیتے اور انھیں اسٹیج کے پاس بلا لیتے تھے (یہ رسم ڈیوائٹ ایل موڈی نے شروع کی تھی)۔ ان لوگوں کو متلاشی کہا جاتا تھا اور انھیں پنڈال میں موجود روحانی قائدین کے سپرد کر دیا جاتا تھا جن سے وہ سوال جواب کرتے اور دعا کراتے تھے۔ توبہ کے لئے سامنے آنے والے لوگوں کو عموماً انجیل کی کتاب تحفہ کے طور پر پڑھنے کے لئے دی جاتی تھی۔ 1992 میں جب بلی گراہم روس گئے اور ماسکو میں کروسیڈ منعقد کیا تو کلام کی منادی کے بعد ڈیڑھ لاکھ لوگ توبہ کرنے کے لئے اسٹیج کے پاس آموجود ہوئے۔ آپ نے لندن میں ایک کروسیڈ منعقد کیا جو 12 ہفتوں تک چلتا رہا اور 1957 میں نیویارک میں منعقد ہونے والا کروسیڈ 16 ہفتوں تک جاری رہا تھا۔

بشارتی ادارے کا قیام

1950 میں بلی گراہم نے "بلی گراہم ایونجلسٹک ایسوسی ایشن" کی داغ بیل ڈالی جس کا صدر دفتر امریکی ریاست

مینا پولس (Minneapolis)

میں قائم کیا گیا تاہم بعد ازاں اس ادارے کے مرکزی دفتر کو نارتھ کیرولینا کے شہر شارلٹ میں منتقل کر دیا گیا۔ اس ادارے کے کئی ذیلی شعبہ جات ہیں جن کے ذریعہ سے ریڈیو، ٹی وی اور نشرواشاعت کے متعدد پروگرام چلائے جارہے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- ریڈیو پروگرام "آور آف ڈیسیزن " (Hour of Decision) جو کہ پچھلے پچاس سالوں سے چل رہا ہے۔
- ایک اخباری کالم "میرا جواب " (My Answer) جو ریاستہائے متحدہ کے بڑے اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔
- ڈیسیزن میگزین (Decision Magazine)
- کرسچینٹی ٹوڈے (Christianity Today)
- ورلڈ وائیڈ پکچرز کے نام سے فلم ساز ادارہ جو آج تک ۱۳۰ سے زائد فلمیں نشر کرچکا ہے۔

2013 میں بلی گراہم ایونجلسٹک ایسوسی ایشن نے "مائی ہوپ ود بلی گراہم (My Hope With Billy Graham) " کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا جس میں بلی گراہم کی جانب سے ایک ویڈیو پیغام دکھا کر چھوٹی گروہی عبادات میں شریک ہونے والے لوگوں کو انجیل کا پیغام پھیلانے کی ترغیب دی جاتی ہے اور یہ اپنی نوعیت کا سب سے بڑا اور تاریخ ساز پروگرام ہے۔

کثیر الجہتی شخصیت

بلی گراہم نے اپنی زندگی میں کئی اعتبار سے کثیر الجہتی کردار ادا کئے۔ آپ بیک وقت والد، مبلغ، منتظم، مصنف، سماجی کارکن، پاسبان اور مشیر بھی تھے۔ امریکہ بھر میں آپ کو دورِ حاضر کے پروٹسٹنٹ فرقے کا بزرگ (Patriarch) اور مارٹن لوتھر اور پوپ جان پال کے ہم پلہ شخصیت مانا جاتا ہے۔ آپ جنوبی افریقہ سے تعلق رکھنے والے عظیم قائد نیلسن منڈیلا سے بے حد متاثر تھے اور نیلسن منڈیلا کی ستائیس سالہ قید میں انھیں باقاعدگی کے ساتھ خط لکھا کرتے تھے۔

شہرت

بلی گراہم کو عالمی بشارتی خدمت کا چیمپئن کہا جاتا ہے کیونکہ ان پر انجیل کے پیغام کو زمین کے انتہائی حصوں تک پہنچانے کی دھن سوار تھی۔ ان کے اجتماعات میں وسیع پیمانے کے انتظامات کئے جاتے اور لوگ جوق در جوق ان کی آواز اور پیغام کو سننے آتے تھے۔ آپ نہ صرف خود بھی بڑے بڑے اجتماعات اور کانفرنسیں منعقد کراتے تھے بلکہ دوسرے خادموں کے اجتماعات کا انتظام کرنے اور خصوصی ہدیہ جات دینے میں بھی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے تھے۔ دوسرے ممالک میں بھی ان کے اجتماعات پر بڑے بڑے اسٹیڈیم کھچا کھچ بھر جاتے تھے۔ سن 2000 میں جب انھوں نے نیدرلینڈ میں کروسیڈ منعقد کیا تو وہاں 157 قوموں سے تعلق رکھنے والے لاکھوں لوگوں نے شرکت کی۔ انھوں نے جنوبی کوریا کے شہر سیول میں کروسیڈ منعقد کیا جہاں صرف ایک عبادت میں دس لاکھ سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ 1988 میں انھوں نے چین میں کروسیڈ منعقد کیا۔ آپ نے 1992ء میں شمالی کوریا جیسے ملک میں بھی ایک بڑا کروسیڈ منعقد کیا۔

15 اکتوبر 1989 میں بلی گراہم کو ہالی ووڈ کے واک آف فیم (Walk of Fame) کی جانب سے اعزازی ستارے سے نوازا گیا حیرانی کی بات یہ ہے کہ بلی گراہم واحد خادم ہیں جنہیں یہ اعزاز حاصل ہوا۔ 1991 میں بلی گراہم نے نیویارک سینٹرل پارک میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا اجتماع منعقد کیا جہاں اندازے کے مطابق صرف امریکہ کے اندر سے ڈھائی لاکھ لوگوں نے شرکت کی۔ 1998 میں بلی گراہم نے ٹیڈ کانفرنس (TED) میں نامور سائنسدانوں اور فلاسفروں کے ہمراہ خطاب کیا اور انجیل کے پیغام کو جدید سائنس کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرکے بشارتی خدمت کو ایک نئی راہ دکھائی۔

14 ستمبر 2001 میں نائن الیون کے حملوں کے بعد واشنگٹن نیشنل کتھیڈرل میں ایک یادگاری عبادت کا اہتمام کیا گیا جس میں بلی گراہم نے کلام سنایا اور امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کے ساتھ ماضی کے کئی دیگر صدور اور اہم شخصیات نے بھی شرکت کی۔ 2005ء میں بلی گراہم نے اپنا آخری کروسیڈ نیویارک سٹی کے کرونا پارک میں منعقد کیا۔ تاہم 2006ء میں بھی انھوں نے اپنے بیٹے فرینکلن گراہم کے ہمراہ ”امید کا جشن (Festival of Hope)“ شرکت اختیار کی۔

2013 میں بلی گراہم نے اپنی 95ویں سالگرہ کے موقع پر آخری پیغام ”امریکہ میری امید“ کے عنوان سے ڈی وی ڈی پر شائع کیا جسے فاکس نیوز سمیت کئی دیگر بڑے ٹی وی نیٹ ورکس پر نشر کیا گیا۔

سیاست سے وابستگی

امریکی صدور سے گہرا تعلق، حکومتی اداروں اور شخصیات کے ساتھ میل جول کے باعث انھیں امریکی سیاست کی کٹھ پتلی کہہ کر ان پر تنقید بھی کی جاتی تھی مگر سچ یہ ہے کہ انھوں نے سیاست کے دھبوں سے ہمیشہ اپنے دامن کو پاک رکھا۔ ان کی حتی المقدور یہی کوشش ہوتی تھی کہ لوگ انھیں سیاست سے متاثر ہونے والے شخص کے طور پر نہیں بلکہ مسیحیت سے متاثر ہونے والے شخص کے طور پر جانیں۔ تو بھی ان کے مخالفین اور نقاد انھیں ہمیشہ زک پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتے تھے۔ تاہم بلی گراہم امریکی سیاست سے گہری وابستگی بھی رکھتے تھے اور ڈیموکریٹک پارٹی کے رجسٹرڈ ممبر بھی تھے۔ 2006ء میں نیوز ویک کو انٹرویو دیتے ہوئے جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا مبشرینِ انجیل اور پاسبانوں کو خدمت کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی حصہ لینا چاہئے تو انھوں نے یہ جواب دیا تھا"میرا خیال ہے کہ اس بات کا انحصار ہر خادم کی انفرادی سوچ اور سمجھ پر ہوتا ہے کہ وہ خداوند کی رہنمائی کے مطابق چلے۔ میرے اپنے معاملے میں آپ سب جانتے ہیں کہ کیمونزم اور نسل پرستی جیسے موضوعات پر مؤثر بات کرنے کے لئے میں نے سیاست کا سہارا بھی لیا۔ اور یہ بات بھی میری ان کئی باتوں میں سے ایک ہے جنہیں میں خداوند کی رہنمائی کے بغیر حالات و واقعات اور انسانی بہبود کو سامنے رکھتے ہوئے عمل میں لایا۔"

امریکی صدور کے مشیر و پاسبان

بلی گراہم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ متعدد امریکی صدور کے مشیر اور پاسبان رہ چکے ہیں جن میں ہیری ایس ٹرومین سے لے کر باراک اوباما تک کے کل ۱۲ صدور شامل ہیں۔ 1950 میں بلی گراہم نے صدر ٹرومین کو مشورہ دیا تھا کہ آپ شمالی کوریا میں سے کیمونزم کا مقابلہ اور خاتمہ کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد بلی گراہم نے یہ بات میڈیا کو بتادی جس پر ٹرومین ان سے کئی سال تک ناراض رہے۔ اس کے بعد انھوں نے صدور کے ساتھ ہونے والی ہر بات کو صیغۂ راز میں رکھنے کا فیصلہ کیا۔ وائٹ ہاؤس کے حکومتی ایوانوں کے علاوہ آپ کئی امریکی صدور کے گھر اور خاندان میں بھی مدعو کئے جاتے تھے اور کئی صدور آپ کے اجتماعات میں بھی شرکت کیا کرتے تھے۔ امریکی صدور کے ساتھ گہری رفاقت اور وائٹ ہاؤس میں آنے جانے پر بھی کئی مرتبہ انھیں تند و تیز مخالفت و تنقید کا سامنا کرنا پڑتا۔ امریکی صدور کے علاوہ بلی گراہم کے انگلینڈ کی رانی ملکہ الزبتھ دوم کے ساتھ بھی گہرے دوستانہ مراسم تھے اور آپ کو انگلستانی سرکار کی جانب سے خاص موقعوں پر مدعو بھی کیا جاتا تھا۔

مخالفت و تنقید

جہاں پر سب لوگ بلی گراہم کے طرزِ زندگی، منادی اور جوش و جذبے کی تعریف کی جاتی وہیں ان کی زندگی کے کئی پہلوؤں پر مخالفت اور تنقید بھی کی جاتی تھی جن میں ان کی سیاسی وابستگی کو سب سے زیادہ نشانہ بنایا جاتا تھا۔

1957 میں جب انھوں نے نیویارک شہر میں کروسیڈ منعقد کیا تو بنیاد پرست پروٹسٹنٹ مسیحی حلقے کی جانب سے ان کے تعلیمی و عقائدی تضاد کی بنیاد پر انھیں شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ لوگ انھیں ''مخالفِ مسیح'' کہنے لگے۔

عورتوں کے حوالے بھی اپنے یہودی و مسیحی نظریات کی بنا پر بھی انھیں تنقید کا نشانہ بنایا جاتا تھا کیونکہ بلی گراہم عورت کو بیوی، ماں اور گھریلو خاتون کے روپ میں رہ کر کام کرنے کے حامی تھے۔ ان کا خیال تھا کہ عورت کا یہی مقدر لکھ دیا گیا ہے۔ بلی گراہم کے بارے میں ایک بات مشہور ہے کہ وہ اپنی بیوی کے علاوہ کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں بات نہیں کرتے تھے۔ ان کی اس عادت کو ''بلی گراہم کا اصول'' کہا گیا۔ تاہم ان کی اپنی بیٹیاں آج مشہورِ زمانہ مقرر اور خادمائیں ہیں۔

2002 میں ان کے پرانے پیغامات کی آڈیو کیسٹیں جب عوام کے سامنے لائی گئیں تو ان میں ریورنڈ بلی گراہم نے صدر رچرڈ نکسن کے خلاف بیان دیا تھا۔ ان کے اس متنازعہ بیان کے منظر عام پر آنے کے بعد ان کی زندگی اور خدمت کے حوالے سے ان پر بہت تنقید کی گئی۔ اس بیان میں انھوں نے کہا تھا کہ امریکی میڈیا پر یہودیوں کا قبضہ ہے اسلئے میں نے 1972 میں صدر نکسن سے کہہ دیا تھا کہ وہ الیکشن میں جیتنے کے بعد اس معاملے پر ضرور کچھ کریں یعنی میڈیا پر سے یہودی اجارہ داری کے خلاف قدم اٹھائیں۔ اس پر جب تنقید اور مخالفت شروع ہوئی تو بلی گراہم کو عوام کے سامنے اپنے بیان پر معافی مانگی پڑی۔ انھوں نے کہا ''بہت سے یہودی میرے قریبی دوست ہیں۔ وہ مجھے بہت عزیز رکھتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ میں اسرائیل اور یہودیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کا حامی ہوں۔ لیکن جو کچھ وہ لوگ ہمارے ملک کے ساتھ کر رہے ہیں اس کے خلاف بات کرنے اور کچھ بھی کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ اگرچہ اب مجھے یاد تو نہیں کہ میں نے بیان کب دیا تھا لیکن میں اپنی اس بات پر پشیمان ہوں۔ اس بیان سے میرے خیالات کی مکمل عکاسی نہیں ہوتی تو بھی اگر میری ان باتوں سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس پر معافی مانگتا ہوں۔ اپنی پوری خدمت میں، میں نے ہمیشہ یہودیوں اور مسیحیوں کے درمیان اچھے تعلقات قائم کرنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے۔ آئندہ بھی میں ان تعلقات کو مزید بہتر بنانے کی پوری کوشش کروں گا''۔

پچھتاوے

بلی گراہم کو زندگی میں کئی چیزوں کے لئے پچھتانا بھی پڑا۔ انھوں نے اپنی خودنوشت '' میں ایسا ہی ہوں''(Just As I Am) میں ان میں سے چند ایک پچھتاووں کا اظہار بھی کیا جن میں سے ایک پچھتاوا انھیں ساری زندگی رہا کہ کاش وہ سیاست میں صرف ہونے والا وقت بھی خدمت کرنے میں گزارتے۔ اس بارے میں انھوں نے کہا تھا ''میں شکر گزار ہوں کہ خدا نے مجھے اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کے درمیان خدمت انجام دینے کا موقع بخشا۔ اعلیٰ عہدوں پر براجمان لوگوں کی زندگیوں میں بھی عام لوگوں کی طرح روحانی اور شخصی ضروریات پائی جاتی ہیں اور اکثر انھیں کوئی نہیں ملتا جن کے ساتھ وہ اپنی ان ضروریات کے بارے میں بات کر سکیں۔ لیکن آج جب میں واپس دیکھتا ہوں تو مجھے ایک پچھتاوا ضرور ہوتا ہے کہ کئی مرتبہ میں نے اپنی حدود سے تجاوز کیا۔ لیکن اب سے ایسا نہیں ہوگا۔''

اس کے بعد انھوں نے اس بات کی خواہش کا بھی اظہار کیا ''کاش کہ میں دعا میں زیادہ وقت گزارتا اور صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی زیادہ دعا کرتا۔ کاش میں نے بائبل کا مطالعہ کرنے اور اس کی سچائیوں پر غور و خوض کرنے میں میں زیادہ وقت دیا ہوتا لیکن میں ہمیشہ بائبل کو صرف کلام تیار کرنے کے لئے استعمال کرتا اور اس کے پیغام کا خود اپنی زندگی میں بھرپور طریقے سے اطلاق نہ کر پایا''۔

چند یادگار اور سبق آموز واقعات

(۱) ایک مشہور واقعہ

کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ بلی گراہم کسی چھوٹے سے قصبے میں گئے اور وہاں چلتے چلتے ایک چھوٹے لڑکے سے ڈاکخانے کا راستہ پوچھا۔ اس نے راستہ بتا دیا تو بلی گراہم نے بڑی محبت کے ساتھ اسے شام کو اپنی عبادت میں آنے کی دعوت دی اور کہا "شام کو میری عبادت میں آنا اور میں تمہیں آسمان پر جانے کا راستہ بتاؤں گا"۔

اس چھوٹے لڑکے نے ترکی بہ ترکی جواب دیا "آپ کو خود ڈاکخانے کا راستہ تو پتہ نہیں مجھے آسمان کا راستہ کیسے بتائیں گے؟"

(۲) بلی گراہم اور آئن سٹائن

2000 میں نارتھ کیرولینا کے تمام بڑے لیڈرز نے مل کر اپنی ریاست کے سپوت بلی گراہم کے اعزاز میں ایک ظہرانے کا انتظام کیا۔ مگر بلی گراہم نے اپنی بیماری کے سبب سے معذرت کر لی تاہم منتظمین نے کہا کہ "ہم آپ کو زیادہ دیر زحمت نہیں دینگے فقط ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ اس مجلس میں بنفسِ نفیس شریک ہو کر محفل کو چار چاند لگا دیں۔ ہم صرف آپ کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں۔" چنانچہ انھوں نے یہ دعوت قبول کر لی۔ مجلس میں مختلف قائدین نے ان کے بارے میں اپنے اپنے احساسات اور جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بلی گراہم کی شان میں بہت کچھ کہا۔ بلی گراہم توجہ سے سب کچھ سنتے رہے۔ آخر پر جب انھیں اظہارِ خیال کرنے کا موقع دیا گیا تو انھوں نے ہال میں موجود لوگوں کو دیکھ کر کہا "آج مجھے البرٹ آئن سٹائن یاد آ گئے جنہیں اس ماہ ٹائم میگزین نے اس صدی کا عظیم ترین آدمی قرار دیا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آئن سٹائن پرنسٹن سے ٹرین کے ذریعہ سفر کر رہے تھے کہ ٹکٹ چیکر آن پہنچا جو کہ ہر مسافر کی ٹکٹ چیک کر رہا تھا۔ جب وہ آئن سٹائن کے پاس آیا تو آئن سٹائن اپنے کوٹ کی جیبیں کھنگالنے لگے۔ انھیں اپنی ٹکٹ نہیں مل رہی تھی۔ پھر انھوں نے اپنی پینٹ کی جیبیں بھی ٹٹولیں۔ ٹکٹ وہاں بھی نہیں تھی۔

انھوں نے اپنے بریف کیس کو کھول کر بھی دیکھا تو بھی ٹکٹ نہیں ملی۔ پھر انھوں نے اپنی سیٹ کے دائیں بائیں دیکھا تو بھی ٹکٹ نہیں ملی۔ ٹکٹ چیکر نے کہا "جناب، آپ ڈاکٹر آئن سٹائن ہیں کیونکہ میں آپ کو جانتا ہوں۔ ہم سب آپ کو جانتے ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ نے ٹکٹ ضرور لی ہو گی۔ آپ فکر مت کیجئے۔ کوئی بات نہیں"۔

آئن سٹائن نے اثبات میں سر ہلایا۔ ٹکٹ چیکر ٹکٹیں چیک کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ لیکن جب وہ واپس آیا تو دیکھا کہ آئن سٹائن اپنے دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل جھک کر سیٹ کے نیچے اور فرش پر ادھر ادھر اپنی ٹکٹ ڈھونڈ رہے تھے۔

ٹکٹ چیکر فوراً ان کی طرف لپکا اور کہا "ڈاکٹر آئن سٹائن، ڈاکٹر آئن سٹائن، فکر مت کیجئے میں سنبھال لونگا۔ میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے آپ کی ٹکٹ کی کوئی ضرورت نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے ٹکٹ ضرور لی ہو گی"۔

آئن سٹائن نے اس کی طرف دیکھا اور کہا "نوجوان آدمی! مجھے خود بھی پتہ ہے کہ میں کون ہوں۔ لیکن مجھے یہ پتہ نہیں کہ میں جا کہاں رہا ہوں۔ اس لئے مجھے ٹکٹ ڈھونڈنے دو۔"

یہ کہنے کے بعد بلی گراہم نے حاضرین سے کہا "یہ جو سوٹ میں نے پہنا ہوا ہے کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں؟ یہ ایک بالکل نیا سوٹ ہے۔ میرے بچے اور پوتے پوتیاں مجھے کہتے ہیں کہ اب میں سلیقہ مند نہیں رہا کیونکہ میں اپنے لباس کی پرواہ نہیں کرتا اسلئے میں نے اس ظہرانے کے لئے بالکل نیا سوٹ خریدا ہے اور میں اس سوٹ کو آج کے پروگرام کے بعد ایک اور موقع پر پھر پہنوں گا۔ کیا آپ کو پتہ ہے کہ دوبارہ اس سوٹ کو میں کب پہنوں گا؟ مجھے اسی سوٹ میں دفنایا جائے گا۔ لیکن جب آپ کو پتہ چلے کہ بلی گراہم مر گیا ہے تو پھر میرے اس سوٹ کو یاد مت کیجئے گا بلکہ میری اس بات کو یاد کیجئے گا جو میں آپ کو ابھی بتانے لگا ہوں۔ آپ یاد کیجئے گا کہ:

'مجھے نہ صرف اپنا پتہ ہے بلکہ مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ میں کہاں جا رہا ہوں'۔"

(۳) کامیابی کا راز

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اسکاٹ لینڈ میں بلی گراہم کی عبادات کا سلسلہ پورے ایک مہینے تک جاری رہا اور ہر روز پورا آڈیٹوریم لوگوں سے کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔ ایک اخباری رپورٹر نے بلی گراہم سے پوچھا "آپ کی کامیابی کا راز کیا ہے؟" انھوں نے جواب دیا "اس سوال کا جواب صرف خدا جانتا ہے"۔ رپورٹر نے کہا "لیکن خدا نے صرف آپ ہی کو کیوں چنا؟" اس سوال کے جواب میں بلی گراہم نے جو بات کہی اسے سن کر رپورٹر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گیا۔

بلی گراہم نے جواب میں کہا تھا" آسمان پر جاتے ہی خدا سے میں سب سے پہلے یہی سوال کرونگا پھر آپ کو بھی بتادونگا۔"

(۴) چھڑی

ایک مرتبہ کلام سناتے ہوئے بلی گراہم نے کہا "بائبل بڑی سختی سے والدین کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیتی ہے۔ آج چھڑی کا استعمال کئی گھروں میں ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ماہرین نفسیات آپ کو بتاتے ہیں کہ چھڑی کا استعمال بچے کی شخصیت پر برا اثر ڈالتا ہے۔ لیکن جب میں کوئی غلط کام کرتا تھا تو میری ماں مجھے ڈنڈوں سے پیٹتی تھی جس کے باعث میرے جسم میں تو بڑی درد ہوتی تھی لیکن میری شخصیت نکھرتی گئی"۔

(۵) منادی کا اثر

بلی گراہم بتاتے ہیں کہ کچھ سال قبل میں ایک جہاز پر سفر کر رہا تھا اور ہمارے شہر کا ناظم میرے ہمراہ سفر کر رہا تھا۔ جہاز میں ہمارے سامنے کی نشست پر ایک شراب میں دھت شخص بیٹھا تھا جو اول فول بکے جا رہا تھا اور آنے جانے والی ائیر ہوسٹس کو بھی تنگ کر رہا تھا۔ سب لوگ اس کی وجہ سے کافی پریشان ہو رہے تھے۔ اس کی توجہ ہٹانے اور اس پر رعب جمانے کی غرض سے شہر کے ناظم نے اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا "بھائی صاحب! کیا آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت ہمارے ساتھ جہاز میں کون سوار ہے؟ "

اس آدمی نے کہا "کون ہے؟"

"بلی گراہم وہاں بیٹھے ہیں"!

اس آدمی نے اپنی نشست سے اٹھ کر بلی گراہم کو سیلوٹ کیا اور پوری آواز سے چلا کر کہا "جناب بلی گراہم صاحب! آپ کے پیغامات سن کر مجھے بڑی برکت ملی"!

بلی گراہم کہتے ہیں کہ اس کی حالت سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ میں کیسی منادی کرتا ہوں۔

(۶) گنہگار لوگ

ایک مرتبہ بلی گراہم نے اپنے ریڈیو پروگرام میں ایک کاروباری شخص کو مدعو کیا۔ اس شخص نے انٹرویو کے بعد بلی گراہم سے پوچھا کہ "جناب! آپ ہم جیسے دنیادار اور گنہگار لوگوں کو کیوں اپنے پروگرام میں بلاتے ہیں؟"

بلی گراہم نے جواب میں کہا "صرف اسلئے کہ یسوع بھی محصول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کھاتا پیتا تھا"!

تصانیف

بلی گراہم نے تینتیس (33) کتب لکھیں جن میں سے کئی کتب اپنے زمانے کی بہترین تصانیف شمار کی گئیں۔ مثال کے طور پر 1970 کی دہائی میں انھوں نے دی جیزز جنریشن (The Jesus Generation) کے نام سے کتاب شائع کی جس کی اشاعت کے پہلے دو ہفتوں میں ہی دو لاکھ سے زائد کاپیاں فروخت ہو گئیں۔ ان کی تصنیف اینجلز: گاڈز سیکرٹ ایجنٹس (Angles: God's Secret Agents) نے شائع ہوتے ہی دھوم مچادی اور پہلے نوے دنوں کے اندر دس لاکھ سے زیادہ کاپیاں فروخت ہو گئیں۔ ان کی ایک اور تصنیف ہو ٹو بی بارن اگین (How to Be Born Again) کی پہلی بارِ اشاعت کی کل آٹھ لاکھ کاپیاں فروخت ہوئیں۔

اعــزازات

امریکی سروے کی تقریباً ہر رپورٹ میں بلی گراہم کو "عظیم ترین زندہ امریکی شخصیت" قرار دیا گیا۔ امریکہ ہی نہیں بلکہ انھیں عالمی سطح پر بھی بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ 1955 سے لے کر گیلپ سروے کی رپورٹ میں وہ ہر بار ٹاپ لسٹ میں شامل ہوتے تھے۔ انھیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ گیلپ سروے میں عمدہ ترین شخصیت کے زمرے میں مسلسل 60 بار آپ کا نام آیا جن میں سے مسلسل 49 بار آپ سر فہرست رہے جس کی تاریخ میں اور کوئی نظیر نہیں ملتی۔

1967 میں انھیں بیل مونٹ ایبے کالج کی جانب سے اعزازی ڈگری تفویض کی گئی جو کہ کسی بھی پروٹسٹنٹ خادم کو دی جانے والی پہلی ڈگری ہے کیونکہ یہ کالج رومن کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

بچوں کے لئے انجام دی جانے والی خدمات کے صلے میں آپ کو بگ برادر آف دی ایئر کا ایوارڈ دیا گیا۔

1983 میں انھیں امریکی صدر رونلڈ ریگن کی جانب سے صدارتی میڈل آف فریڈم سے نوازا گیا۔

2000ء میں خاتون اول نینسی ریگن کی جانب سے انھیں رونلڈ ریگن فریڈم ایوارڈ سے نوازا گیا۔

2001 میں انھیں ملکہ الزبتھ دوم کی طرف سے اعزازی طور پر تمغۂ بہادری عطا کیا گیا۔

ایلاباما بپٹسٹ سے الحاق شدہ سیمفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر درجے کی ایک نشست ان کے نام سے منسوب ہے جس پر ان کا نام "بلی گراہم بشارتی خدمت اور کلیسیائی ترقی کے مضامین کا پروفیسر" بھی درج ہے۔ بلی گراہم کو کل م ۲۰ اعزازی ڈگریاں دی گئی اور کہا جاتا ہے کہ ان سے کہیں زیادہ ڈگریوں کو لینے سے انھوں نے جان بوجھ کر انکار بھی کیا تھا۔

2007 میں تقریباً تین کروڑ روپے کی لاگت سے تیار ہونے والی عوامی لائبریری کو بلی گراہم کے نام سے منسوب کیا گیا اور اس کا سنگِ بنیاد رکھنے کی رسم میں کئی نامور امریکی صدور نے بھی شرکت کی تھی۔ نارتھ کیرولینا کے شہر شارلٹ میں ایک شاہراہ بھی بلی گراہم سے منسوب ہے۔

2008 میں ایک فلم تیار کی گئی جس کا نام بلی: دی ارلی ایئرز (Billy: The Early Years) رکھا گیا جسے بلی گراہم کی 90 ویں سالگرہ سے صرف ایک ماہ پہلے ریلیز کیا گیا۔

اس کے علاوہ بلی گراہم کو بے شمار اعزازات سے بھی نوازا گیا جن کی فہرست بہت طویل ہے اور یہاں ان کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔

آخــری ایام

1992 میں بلی گراہم کو مرضِ پارکنسن (بتدریج بڑھنے والے فالج کی بیماری) لاحق ہوا جس کے بعد ان کی صحت بگڑنے لگی۔ 2005 میں انھوں نے اپنی روبہ زوال صحت کے پیش نظر 86 سال کی عمر میں خدمت سے ریٹائرمنٹ لینے کا فیصلہ کر لیا مگر اسی سال آپ نے اپنے نام پر نارتھ کرولینا کے شہر شارلٹ میں قائم ہونے والی لائبریری کی سنگِ بنیاد رکھنے کی رسم میں بنفسِ نفیس شرکت اختیار کی مگر آپ کو چلنے میں دقت پیش آتی تھی اسلئے سارا وقت واکر کا سہارا لئے رکھا۔ 2010 میں انھوں نے 91 برس کی عمر میں بلی گراہم لائبریری کی تزئین نو کے موقع پر ایک مرتبہ پھر عوام کے سامنے آئے۔ تب ہی انھوں نے اعلان کر دیا تھا کہ مرنے کے بعد انھیں ان کی اہلیہ روتھ گراہم کے ہمراہ بلی گراہم لائبریری کے لان میں دفن کیا جائے۔ بلی گراہم کہا کرتے تھے کہ "ایک دن آپ کو خبر ملے گی کہ بلی گراہم مر گیا ہے۔ ایسی کسی بات کا یقین نہ کرنا۔ اس وقت میں آج کی نسبت زیادہ زندہ و جاوید ہونگا۔ فرق صرف یہ پڑے گا کہ میرا ایڈریس بدل جائے گا۔ میں خدا کے حضور میں پہنچ جاؤنگا۔"

موت

21 فروری 2018 بدھ کے روز صبح 8 بجے کے قریب بلی گراہم اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ان کی موت ایک طبعی موت تھی اور اس وقت وہ نارتھ کیرولینا کے شہر مونٹریٹ (Montreat) میں واقع اپنے گھر میں قیام پذیر تھے۔ آپ کی عمر 99 برس تھی۔

جنازے کی رسومات

• بلی گراہم کی وفات 21 فروری 2018 کو صبح 8 بجے کے قریب ہوئی لیکن ان کا باقاعدہ جنازہ اور تدفین 2 مارچ 2018 کو ہوئی۔

• 21 فروری سے 2 مارچ تک ان کے تابوت کو مختلف مقامات پر رکھ کر خراجِ تحسین پیش کیا گیا جن میں سے دو دن تک ان کا تابوت بلی گراہم لائبریری میں رکھا گیا جہاں عام لوگوں کو بلی گراہم کے ساتھ آخری لمحات گزارنے کا موقع دیا گیا۔ اسی جگہ پر امریکہ کے سابق صدور اور بلی گراہم کے نامور دوستوں نے بھی آکر ان کا دیدار کیا۔ پھر ان کے تابوت کو بلی گراہم بائبل انسٹیٹیوٹ میں لے جایا گیا۔

• بلی گراہم کے تابوت کو دو دن کے لئے امریکی دارالحکومت میں رکھا گیا جہاں ڈونلڈ ٹرمپ اور امریکی کانگریس کی طرف سے سرکاری سطح پر ان کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔

• ان کے باقاعدہ جنازے کی رسم 2 مارچ 2018 کو جمعے کے روز صبح 10 بجے بلی گراہم لائبریری کے گراؤنڈ میں منعقد کی گئی۔

• ان کے جنازے کی عبادت عین اسی بڑے خیمے کی چھاؤں میں منعقد کی گئی جس میں انھوں نے 1949 میں ایک کروسیڈ منعقد کیا گیا تھا۔ اس عبادت میں جو بلی گراہم کے زیرِ استعمال رہنے والا پلپٹ ہی استعمال کیا گیا۔

• ان کے جنازے میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ سمیت دو ہزار لوگوں نے شرکت کی جن میں امریکیوں مشہور شخصیات کے علاوہ پچاس ممالک سے بھی مختلف نمائندگان نے شرکت کی نیز یہ بھی کہ اس عبادت میں تمام مسیحی فرقہ جات سے تعلق رکھنے والے مختلف لوگ بھی شریک ہوئے۔

• ان کے جنازے کی عبادت 90 منٹ یعنی ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی جس میں بلی گراہم کے پانچوں بچوں نے دیگر مقررین اور پرستاروں کے ہمراہ بلی گراہم کی یاد میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

• اپنے جنازے کی رسومات کا پورا انتظام بلی گراہم نے اپنی موت کے وقت سے کئی سال پہلے تیار کر دیا تھا۔

• بلی گراہم کے جنازے کی رسم کو "بلی گراہم کا آخری کروسیڈ" کا نام دیا گیا۔

• ان کے جنازے پر ان کے بیٹے فرینکلن گراہم نے اپنے باپ کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے تھے: "میرے باپ نے ہمیشہ آسمان کے بارے میں منادی کی، آسمان کے بارے میں کتابیں لکھیں اور اب وہ خود بھی آسمان پر چلے گئے ہیں"۔

• بلی گراہم نے 2005 میں اپنے اور اپنی اہلیہ کی تدفین کے لئے قیدی مزدوروں کا تیار کردہ لکڑی سے بنا ایک تابوت منتخب کر لیا تھا جو دیکھنے میں نہایت سادہ اور سستا تھا جس کے اوپر کی سمت چہرہ دیکھنے کا آئینہ لگانے کی بجائے لکڑی سے بنی ایک صلیب لگائی گئی تھی۔

• جنازے کی رسومات کے بعد بلی گراہم کے جسدِ خاکی کو بلی گراہم لائبریری کے شمالی مشرقی سمت میں ان کی اہلیہ کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

• ان کی قبر صرف نصب کئے گئے کتبے پر یہ الفاظ کندہ کئے گئے:

بلی گراہم

(7 نومبر 1918ء تا 21 فروری 2018ء)

خداوند یسوع مسیح کی انجیل کا خادم

یوحنا 6:14

بلی گراہم کے چند مشہور اقوالِ زریں

۱۔"خدا کی مرضی ہمیں کبھی کسی ایسی جگہ نہیں لے جائے گی جہاں اس کا فضل ہمیں سنبھالنے کے لئے کافی نہ ہو"۔

۲۔" خدا کبھی آپ کی زندگی میں سے کوئی چیز نکالنے کے بعد اس کی جگہ خالی نہیں رہنے دیتا بلکہ اس کے بدلے میں کوئی بہتر چیز ضرور عنایت کر دیتا ہے"۔

۳۔" میں نے بائبل کا آخری صفحہ بھی پڑھا ہے، بالآخر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا"۔

۴۔" روح القدس کا کام ہے کہ لوگوں کو توبہ کے لئے تیار کرنا، خدا کا کام ہے کہ لوگوں کی عدالت کرنا، میرا کام ہے لوگوں سے محبت کرنا"۔

۵۔"آسمان میرا گھر ہے۔ یہ دنیا میرا سفر ہے"۔

۶۔ "خدا نے اپنی محبت کا ثبوت صلیب پر پیش کیا۔ جب مسیح نے صلیب پر لہولہان حالت میں جان دی تو یہ خدا کی طرف سے دنیا کے لئے پیغام تھا کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں"۔

۷۔" فرض کیجئے آپ دنیا کی ہر نعمت پا لیتے ہیں لیکن اپنی جان کھو بیٹھتے ہیں تو کیا حاصل کیا؟ "

۸۔ "انسان دولت کا مالک ہو تو کچھ خرابی نہیں۔ لیکن جب دولت انسان کی مالک بن جاتی ہے تو یہ بڑی خرابی ہے"۔

۹۔ "اگر انسان دولت کے ساتھ اپنا برتاؤ درست کر لے تو اس کی زندگی کے کئی معاملات خود بخود درست ہو جائیں گے"۔

۱۰۔" میری دعائیں صرف گالف کھیلتے وقت قبول نہیں ہوتیں"۔

۱۱۔" ہم ہی وہ بائبل ہیں جنہیں دنیا پڑھتی ہے، ہم ہی وہ عقیدہ ہیں جس کی دنیا کو ضرورت ہے اور ہم ہی وہ چلتے پھرتے واعظ ہیں جو دنیا کو بدل سکتے ہیں"۔

۱۲۔" حقیقی مسیحی وہی ہے جس کا پالتو طوطا بھی شہر کے لوگوں کی تنقید کا نشانہ بن جائے"۔

۱۳۔" میں زندگی میں کبھی کسی ایسے شخص سے نہیں ملا جس نے مسیح کی مخلصی کو قبول کیا ہو اور بعد میں پچھتایا ہو"۔

۱۴۔" اطمینان اور خوشحالی نے دنیا کو اتنا سبق نہیں سکھایا جتنا کہ دکھ اور مصیبت نے سکھایا"۔

۱۵۔"دلیری چھوت کی بیماری کی طرح ہے۔ جب بھی کوئی دلیر آدمی اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو باقی لوگوں کی کمریں خود بخود سیدھی ہو جاتی ہیں"۔

۱۶۔ "مسیح سب کے لئے مجموعی طور پر نہیں مرا۔ وہ سب کے لئے انفرادی طور پر بھی مؤا"۔

۱۷۔ "آسمان آپ کے سوالوں کے جواب سے بھرا پڑا ہے، صرف پوچھ کر دیکھیں"۔

۱۸۔"زندگی میں دن ایک ایک کر کے گزاریں۔ آخر آج کا دن عین وہی کل کا دن ہے جس کے بارے میں آپ گزرے کل پریشان ہو رہے تھے"۔

۱۹۔"ہم اپنے بچوں سے کہتے ہیں کہ بڑوں کی مانند بنو مگر یسوع بڑوں سے کہتا ہے کہ بچوں کی مانند بنو"۔

۲۰۔"گناہ اس دنیا کی دوسری بڑی طاقت ہے کیونکہ وہ یسوع کو صلیب پر لے گیا۔ اس سے بڑی طاقت خدا کی محبت ہے"۔

۲۱۔" جب ہم یہ جان لیتے ہیں کہ ہم ابد الآباد مسیح کے ساتھ رہیں گے تو یہ بات ہمارے آج کے دکھوں کو کم کر دیتی ہے! اسلئے اپنی نگاہیں اپنی ابدیت پر لگائے رکھو"۔

۲۲۔" دنیا کے حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اگر میں ایک ہاتھ میں بائبل تھام لوں اور دوسرے ہاتھ میں اخبار پکڑ لوں تو مجھے دونوں تحریروں میں ایک جیسی باتیں لکھی ہوئی ملیں گی۔ کیونکہ بائبل کی باتیں بڑی تیزی سے ہمارے ارد گرد پوری ہوتی جا رہی ہیں"۔

۲۳۔ "اپنے لئے آنسو بہانا کمزوری کی علامت ہے لیکن دوسروں کے لئے آنسو بہانا شہ زوری کی علامت ہے"۔

۲۴۔ "مسیحی بن جانا ایک لمحے کی بات ہے، لیکن درحقیقت یہ ایک بتدریج عمل ہے جس میں ہم روز بروز مسیح کی صورت پر ڈھلتے جاتے ہیں"۔

۲۵۔ ”ہمارا آئین بنانے والے بزرگوں نے ہمیں آزادی اسلئے دلائی تا کہ ہم مذہبی رسومات کو آزادی سے منا سکیں، اسلئے نہیں کہ ہم مذہبی رسومات سے ہی آزاد ہو جائیں“۔

۲۶۔ ”پہاڑوں کی چوٹیوں سے صرف نظارہ ہی کیا جا سکتا ہے، پھل ہمیشہ وادیوں میں ملتے ہیں“۔

۲۷۔ ”جب ہم اپنی خودی کے آخری کنارے پر پہنچ جاتے ہیں تو خدا کی ذات وہاں سے شروع ہوتی ہے“۔

۲۸۔ ”جو پیغام میں سناتا ہوں وہ تبدیل نہیں ہوا۔ حالات بدل گئے ہیں۔ مسائل بدل گئے ہیں مگر انسان کی باطنی شخصیت تبدیل نہیں ہوئی اسی لئے میں کہتا ہوں کہ انجیل کا پیغام بھی تبدیل نہیں ہوا“۔

۲۹۔ ”دائمی امن و سلامتی کی واحد امید یسوع مسیح ہے“۔

۳۰۔ ”خدا نے ہمیں دو ہاتھ دیئے ہیں۔ ایک لینے کے لئے اور دوسرا دینے کے لئے“۔

۳۱۔ ”جس لمحے ہم زمین پر آخری سانس لیتے ہیں اسی لمحے آسمان پر ہم پہلی سانس لیتے ہیں“۔

۳۲۔ ”کسی شخص نے چند دن پہلے مجھ سے پوچھا کہ آپ پارکنسنز کی بیماری میں مبتلا ہیں اور اس کے علاوہ بھی کئی قسم کی بیماریاں آپ کو لاحق ہیں تو ایسی حالت میں آپ کو نہیں لگتا کہ اتنی وفاداری سے خدمت انجام دینے کے باوجود خدا نے آپ سے انصاف نہیں کیا؟ میں نے جواب میں کہا کہ میں اسے یوں نہیں سمجھتا۔ دکھ تکلیف انسانی زندگی کا حصہ ہے اور یہ ہم سب پر آتی ہے۔ کلیدی بات یہ ہے کہ ہم اس کو دیکھ کر کیسا ردِ عمل اختیار کرتے ہیں، کیا ہم ناراض اور خفا ہو کر خدا سے دور چلے جاتے ہیں یا ایمان اور یقین کی حالت میں مزید خدا کے نزدیک ہو جاتے ہیں“۔

۳۳۔ ”قیامت یعنی جی اٹھنے کے معجزہ کے بغیر صلیب بے معنی ہے“۔

۳۴۔ ”ہمارے معاشرے میں خدا کا دل دکھانے کی کسی کو پرواہ نہیں البتہ دوسروں کا دل دکھانے کو برا سمجھا جاتا ہے“۔

دوسروں کے تاثرات

۱۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ:

”عظیم بلی گراہم وفات پا گئے ہیں۔ ان جیسا اور کوئی نہیں تھا! سب مسیحی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی انھیں ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ وہ نہایت خاص انسان تھے“۔

۲۔ سابق صدر بل کلنٹن:

”بلی گراہم نے دنیا بھر کے کروڑوں انسانوں کی روحانی زندگی کا رخ موڑا۔ وہ کھلے دل کے مالک تھے، معاف کرنا اور دوسروں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا ان کی طبعیت کا خاصہ تھا بلکہ میں یوں کہوں گا کہ ان کی زندگی یسوع مسیح کی تعلیمات کا عملی نمونہ تھی کیونکہ وہ ہمیشہ دوسروں کی خدمت کرنے کو تیار رہتے تھے۔ انھوں نے میری روحانی زندگی پر بے پناہ اثر ڈالا اور مجھے خوشی ہے کہ ریورنڈ بلی گراہم میرے مشیروں اور دوستوں میں شامل تھے“۔

۳۔ سابق صدر باراک اوباما:

”بلی گراہم ایک حلیم شخصیت تھے جنھوں نے ہمیشہ دوسروں کے لئے دعا کی۔ انھوں نے اپنی حکمت اور خدمت کے ذریعہ سے امریکہ کی کئی نسلوں کو امید اور رہنمائی فراہم کی“۔

۴۔ سابق صدر جارج ڈبلیو بش:

”بلی گراہم پورے امریکہ کے پاسبان تھے۔ میرا خیال ہے کہ بلی گراہم نے نہ صرف مسیحیوں پر تمام ادیان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے دل موہ لئے تھے کیونکہ وہ ایک نہایت نیک انسان تھے“۔

۵۔ امریکہ کی سب سے بڑی کلیسیا کے پاسبان جوئیل اوسٹین:

”بلی گراہم ہمیشہ سے ہمارے گھر میں سب کے پسندیدہ ہیرو تھے اور ہمیشہ رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے باپ کے بعد میں نے ریورنڈ بلی گراہم کو دنیا

کا حلیم ترین اور نیک شخص پایا۔ میں دل سے ان کی عزت کرتا ہوں اور انھیں اپنا دوست اور استاد مانتا ہوں"۔

۶۔روت گراہم (اہلیہ (

"میں نے بلی گراہم سے زیادہ دعا گو شخص ان سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا"۔

۷۔سی این این نیوز

سی این این نیوز نے ڈاکٹر بلی گراہم کو "پروٹسٹنٹ فرقے کا پوپ" قرار دیا۔

۸۔ٹائم میگزین

مشہور امریکی جریدے ٹائم میگزین نے ڈاکٹر بلی گراہم کو "جدید بشارتی خدمت" کا بانی قرار دیا۔

بلی گراہم کی زندگی کے چھ رہنما اصول

بلی گراہم نے اپنی زندگی ان چھ اصولوں پر قائم کر رکھی تھی:

(۱) ہمیشہ دوسروں کے ساتھ صلح سلامتی کے ساتھ رہو۔

(۲) دوسروں کے ساتھ بھی ویسا ہی برتاؤ کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ برتاؤ کریں۔

(۳) اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

(۴) بدی کے بدلے میں کبھی بدی نہ کرو۔

(۵) انتقام لینے سے باز رہو۔

(۶) معاف کرنے میں ہمیشہ پہل کرو۔
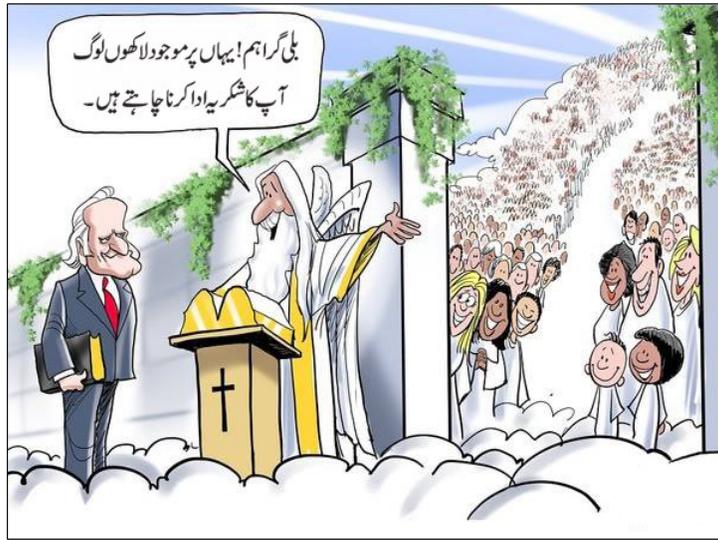
آخر پر میری یہ دعا ہے کہ

خدا ہم سب کو اپنے اس عظیم خادم کی خدمت سے متاثر ہو کر ہمارے استادِ اعظم یسوع مسیح کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---------۔ختم شد۔---------